Regd No. L 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

روزنامہ

الفضل

لاہور

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ روپے
سہ ماہی ۷ روپے
ماہوار ۲½ روپے
فی پرچہ ۱ آنہ

یوم چہار شنبہ

۲۱ رمضان المبارک ۱۳۷۰ھ

جلد ۳۹/۵ ۔ ۲۷ احسان ۱۳۳۰ ہش ۔ ۲۷ جون ۱۹۵۱ء ۔ نمبر ۱۴۹

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۴ جون ۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت اچھی ہے ۔ الحمد للہ ۔

کپاس پر بکری ٹیکس کا طریق ہی رہیگا

کراچی ۔ ۲۶ جون ۔ حکومت پاکستان نے اعلان کیا ہے ۔ کہ پہلی جولائی کے بکری ٹیکس کے نئے قانون کے نافذ ہو جانے کے باوجود کپاس پر بکری ٹیکس کی موجودہ زائد شرح اور اس کی وصولی کا موجودہ طریق حسب سابق رہے گا

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

محمد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

خدائے رحمان نے اسکو مخلوق سے برگزیدہ کیا اور اس کو وہ انعام دیئے جو کسی کو نہیں دیئے تھے تحقیق تمام روئے زمین کالی سیاہ تھی وہ اس کے ذریعہ سے نور اور نور بخش اور خوبصورت ہو گئی خدا نے اسکو اپنے فضل کے نشانوں کے ساتھ بھیجا ایسی قوم کی طرف جو دشمن اور سخت مفسد اور جھگڑالو تھی اور ایسے ملک کی طرف جس کے باشندے بتوں کی پرستش کیا کرتے تھے اور صبح و شام سب نازیبا باتوں کی پیروی کرتے تھے

ترجمہ از کرامات الصادقین

ہم سوچنے اور سمجھنے کی صلاحیت نہیں ۔ ۔ حالانکہ برطانیہ اور امریکہ نے ہندوستان کی بہت مدد کی ہے اور غذائی قلت کو دور کرنے میں بہت اعانت کی ہے

نزدیک و دور سے

حیدرآباد سندھ ۔ ۲۷ جون آج راولپنڈی کے مقدمہ سازش کی سماعت کے سلسلہ میں پہلے گواہ استغاثہ پر جرح ختم ہو گئی ۔ اور آج سابق میجر جنرل اکبر خان اور ان کی بیگم کے وکیل نے جرح شروع کی تھی ۔ کہ اجلاس برخاست ہو گیا ۔

لاہور ۲۶ جون اقلیتی لیگ کی مجلس عاملہ نے اپنے پیر کے اجلاس میں ۳۰ جون کو لاہور میں تمام اقلیتی پارٹیوں کا ایک مشترکہ اجلاس بلانے کا فیصلہ کیا ہے اس سلسلے میں اچھوتوں، عیسائیوں اور پارسیوں کے نمائندوں کو دعوت نامے بھیجے جا رہے ہیں ۔

کراچی ۔ ۲۷ جون ۔ سندھ یونیورسٹی کے ایف اے اور بی اے کے نتائج کا اعلان جمعرات کو کیا جائے گا

لیک سکیس ۲۶ جون ۔ اقوام متحدہ کے نمائندہ کشمیر ڈاکٹر فرینک گراہم آج رات پیرس اور روم کے راستہ برصغیر ہند و پاکستان کے لئے روانہ ہو گئے ۔ اقوام متحدہ نے جنرل جیکب کو جو ۱۹۴۳ء میں امریکی فوج کے کمانڈنگ افسر تھے ۔ ڈاکٹر گراہم کا فوجی مشیر مقرر کیا ہے ۔

امرتسر ۲۶ جون ۔ مشرقی پنجاب کے عوام نے وزیر اعظم ہندوستان پنڈت نہرو اور گوپی چند بھارگو کو اس مطالبہ کے تار بھیجے ہیں کہ بھارگو وزارت کے عہدہ کی بدعنوانیوں کی تحقیقات کی جائے ۔

مظفرآباد ۔ اچھوتوں کو بیٹھنے کے لئے شیخ عبداللہ کی نیشنل کانفرنس نے ہریجن منڈل کے نام سے ایک جماعت بنائی ہے جو اچھوت منڈلوں میں روپے بانٹ رہی ہے اس نے اچھوتوں کو بہلانے کے لئے نام نہاد اسمبلی میں اچھوتوں کی علیحدہ نشستوں کا مطالبہ بھیجا گیا ہے ۔

اوکاڑہ ۔ ۲۷ جون اگلے مہینے ۲۴ سکھوں کا ایک قافلہ دیپالپور میں ننکانہ صاحب کی زیارت کے لئے آئیگا

برطانیہ نے اپنا جنگی جہاز ماریشس آبادان کی بندرگاہ میں بھیجدیا

لندن ۲۶ جون ۔ ابھی تھوڑی دیر ہوئی برطانیہ کے وزیر خارجہ مسٹر ہربرٹ موریسن نے اعلان کیا کہ برطانیہ کا ایک بڑا جنگی جہاز ماریشس آبادان کی بندرگاہ میں بھیجدیا گیا ہے ۔ یہ قدم اسلئے اٹھایا گیا ہے کہ آبادان کی اطلاعات نہایت سنگین آ رہی تھیں ۔ حکومت برطانیہ نے کمپنی کے تیل بردار جہازوں کے کپتانوں کو حکم دیا ہے ۔ کہ وہ جتنی جلدی ہو سکے لنگر اٹھا لیں ۔ خواہ انہیں ان پر لادا ہوا تیل اتارنا ہی پڑے ۔ ۱۷ ہزار ٹن کا ایک تیل بردار جہاز جو سنگاپور سے آبادان آ رہا تھا ۔ اسے عدن پہنچنے کا حکم دیدیا گیا ہے ۔ کمپنی نے آج تیل کی سپلائی وغیرہ کے دفتر بند کر دیئے ۔ بتایا گیا ہے کہ تیل کے ذخیرے بھرے پڑے ہیں ۔ کیونکہ تیل اس وقت تک باہر پہنچانے کا حکم نہیں ہے ۔ جب تک نئی رسیدوں پر دستخط نہ ہوں ۔ آج کمپنی نے بورڈ کے نئے احکام کے خلاف احتجاج کیا ۔ جن میں سے پہلا روزانہ بکری کو ایرانی بنک میں جمع کرنے کے متعلق ۔ دوسرا دعویٰ کا ایرانی افسر کو حاکم اعلیٰ بنانے کے متعلق اور تیسرا اپنے اطلاعاتی ادارہ کو بند کر دینے کے متعلق تھا ۔

طہران ۔ ایران کے انتہا پسندوں نے بحرین کے چشموں سے امریکہ و برطانیہ کے فائدہ اٹھانے کے خلاف مظاہرہ کرنے کا اعلان کیا ہے ۔

آج طہران ریڈیو سے ایک نشری تقریر میں ایرانی وزیر اعظم ڈاکٹر محمد مصدق نے اس امید کا اظہار کیا ۔ کہ کمپنی کے برطانوی ملازم اپنے اپنے عہدوں سے مستعفی نہیں ہوں گے ۔ آپ نے اعلان کیا ۔ کہ قومی کمپنی میں انہیں سارے فوائد حاصل رہیں گے

واشنگٹن ۔ امریکی حکومت کی تیل کمپنیوں اور دیگر تیل کمپنیوں نے پسند کیا ہے ۔ کہ اگر ایران کے چشموں سے تیل کی سپلائی بند ہو گئی ۔ تو وہ زیادہ سے زیادہ تیل نکالنے کے لئے اپنے سارے وسائل کو یکجا کر دیں گی

امریکی حکومت نے آج ایرانی دفاع کو مضبوط کرنے کے لئے امریکی ٹینک ۔ توپیں لاریاں اور تربیتی ہوائی جہاز روانہ کئے ہیں ایران کو اس فوجی امداد کا مقصد ایرانی فوج کی بعض اہم فوجی ضرورتوں کو پورا کرنا ہے ۔

طہران ۔ ایک اطلاع کے مطابق کمپنی کے منیجر جنہوں نے طہران سے نکل کر بصرہ میں پناہ جا لی تھی ۔ وہ اب اپنے عہدے پر آنے کی بجائے لندن کو روانہ ہو گئے ہیں ۔

روسی مندوب کی تحریر پر غور کرنے کیلئے جنرل اسمبلی کا خاص اجلاس

لیک سکیس ۔ ۲۶ جون ۔ کوریا کی جنگ کو بند کرنے کے لئے اقوام متحدہ میں روسی مندوب مسٹر جیکب ملک نے جو تجویز پیش کی ہے ۔ اس پر غور کرنے کے لئے کل اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کا خاص اجلاس منعقد ہو گا ۔ آج جنرل اسمبلی کے صدر مسٹر نصر اللہ انتظام بھی آپ سے ملیں گے ۔ تاکہ مزید وضاحت طلب کریں ۔

آج ماسکو اور پیکن ریڈیو کے نشریات سے اس امر کی تصدیق ہو گئی کہ وہ فی الواقعہ جنگ بند کرنا چاہتے ہیں ۔ ماسکو ریڈیو نے اس امید کا اظہار کیا کہ اس تجویز کو مان لینے سے بین الاقوامی کشیدگی بھی بہت حد تک کم ہو جائے گی ۔ پیکن ریڈیو نے بھی اس قسم کے جذبات کا اظہار کیا ۔

جنرل رجوے کے ہیڈ کوارٹر سے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے ۔ کہ امریکہ ۳۸ درجہ عرض بلد سے زبردستی کو ہٹانے کا زیادہ خواہشمند نہیں ہے لیکن ہے کمیونسٹوں کی اس چال کا مقصد معقول پوزیشنوں پر آ جانا ہی ہو ۔

جاپان کے دفتر خارجہ نے اس تجویز کو جاپان کے صلحنامے پر دستخطوں میں تاخیر ڈالنے کی وجہ قرار دیا ہے ۔ آج کوریا کے سارے محاذوں پر متحارب فریقین نے درت بدرت خونریز لڑائی جاری رہی ۔

سائیگون ۔ ۲۶ جون ۔ آج ویت نامی فوجوں نے ہند چینی کے دار الحکومت سائیگون پر گذشتہ چھ ماہ میں پہلی دفعہ گولہ باری کی ۔

لاہور ۔ ۲۷ جون ۔ پنجاب یونیورسٹی کے ایف اے اور بی اے کے نتائج جمعرات کو نکلیں گے ۔

دوسروں کے معقول نظریات کو بھی سنئے

بمبئے کرانیکل کا پنڈت نہرو کو مشورہ

بمبئی ۔ ۲۷ جون ۔ ہندوستان کے مشہور اخبار بمبئے کرانیکل نے مسئلہ کشمیر پر پنڈت نہرو کی پالیسی پر ایک مقالہ لکھا ہے ۔ جس میں لکھا ہے کہ ہندوستان نے سلامتی کونسل کی تازہ قرارداد کو رد کر کے اقوام متحدہ کی عام صائب رائے کو قبول کرنے پر قوموں کی برادری سے اخراج کو ترجیح دی ہے ۔ ہندوستان دراصل سمجھتا ہے کہ اس معاملے پر صرف وہی درستی پر ہے باقی سب کے نظریات غلط ہیں ۔ اور وہی ہونا چاہیئے ۔ جو وہ چاہتا ہے ۔ حالانکہ اسے چاہیئے کہ وہ دوسروں کے نظریات بھی سنے ۔ جو کہ بعض نہایت معقول ہیں ۔ اخبار مذکور نے لکھا ہے کہ پنڈت نہرو کا یہ کہنا ہماری سمجھ میں نہیں آتا ۔ کہ جن قوموں نے مسئلہ کشمیر کے بارے میں ثالثی کی رائے دی ہے ۔ انہی میں ۔

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں طبع کرا کر ۱۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

روزنامہ —— الفضل —— لاہور

۲۷ جون ۱۹۵۱ء

جہادِ کبیر

۱۸۵۷ء کے حادثہ کے بعد ہندوستان کے مسلمانوں کی پوزیشن اور بھی نازک ہو گئی۔ اگرچہ دربار دہلی مدت سے کھوکھلا ہو چکا تھا۔ پھر بھی ایک ڈھانچہ سا سامنے نظر آتا تھا۔ جس سے مسلمانوں کی کچھ کچھ ڈھارس بندھتی تھی۔ مگر دربار دہلی کے مٹ جانے کے بعد تو مسلمان کی حالت اس بے کس یتیم کی طرح ہو گئی۔ جس کا دنیا میں کوئی والی وارث نہ ہو۔ سیاسی طاقت انگریز کے ہاتھ میں منتقل ہو چکی تھی۔ اور ہندوؤں نے جن کی اکثر اکثریت تھی سنئے سورج کی پوجا مدت سے شروع کر رکھی تھی۔ مگر مسلمان ابھی تک اپنی گزشتہ شان و شوکت کے خواب سے بیدار ہی نہیں ہوئے تھے۔

الغرض مسلمانوں کے ہاتھ سے سیاسی طاقت نکل جانے کے ساتھ ہی ان کی تمام خامیاں جو پردے میں ڈھپی ہوئی تھیں عریاں ہو گئیں۔ عوام کالانعام کا تو ذکر ہی کیا بڑے بڑے خاندانوں والے ٹکڑے ٹکڑے کے لئے محتاج ہو گئے۔ اس افراتفری کے عالم میں اسلام کا کس کو ہوش رہ سکتا تھا۔ نیم ملاؤں کی تو ہستی ہی کیا تھی۔ البتہ کئی علماء ایسے ضرور تھے جن کے دل میں یہ چنگاری لگی رہ گئی مگر ان کا عالم بھی "نہ جائے ماندن نہ پائے رفتن" کا سا تھا۔ وہ ایسی حالت میں سوائے جہاد بالسیف کے اور کچھ سوچ نہیں سکتے تھے۔ مگر چونکہ سیف کند ہو چکی تھی۔ انہوں نے عدم تعاون کا طریق اختیار کیا۔ اور انگریزی پڑھنا حرام قرار دے دیا۔ اس کا نتیجہ اور بھی خطرناک نکلا۔ حکومت کے تمام محکموں پر ہندو ہی ہندو چھا گئے۔ مسلمانوں کی بات بھی حکام تک پہنچانے والا کوئی نہ رہا۔ البتہ مکتبوں میں کچھ مدرس مسلمان رہ گئے تھے جن کی اب منڈی میں کوئی مانگ نہ رہی تھی کچھ مسلمانوں نے ان رکاوٹوں کی پروا نہ کرتے ہوئے جو ماحول نے پیدا کر دی تھیں مرتا کیا نہ کرتا کے مصداق سرکاری ملازمتیں اختیار کر لیں۔ مگر وہاں بھی یہ عالم تھا کہ

حکم انگلشر کا ملک ہندوکا
اب خدا ہی ہے بھائی سلّو کا

ایسے عالم میں سرسید کا دل تڑپ اٹھا۔ آپ نے علماء کی عدم تعاون کی پالیسی کے خلاف جہاد کیا۔ مگر آپ کی تحریک خالص دنیاوی مطمح نظر سے تھی۔ اور چونکہ بغیر اعتقادی تعصبات کو توڑ دینے کے یہ کام مسلمانوں میں سخت مشکل تھا۔ اس لئے آپ نے مغربی علوم سے مدد لے کر اسلامیات کے ایک نئے سکول کی بنیاد رکھی۔ اس کے عوض میں علماء کی طرف سے تو آپ کو "کفر و ارتداد" کا فتوےٰ عطا ہوا۔ مگر عوام نے آپ کی تحریک کے عملی حصہ کو ہاتھوں ہاتھ لیا

علمائے قدیم کو جیسا کہ ہم نے اوپر عرض کیا ہے۔ سوائے جہاد بالسیف کے اور کچھ یاد ہی نہ تھا۔ سرسید نے مغربی علوم کے حملوں کا راستہ بھی کھول دیا۔ ہندوؤں کی مذہبی بیداری نے بھی نیا گل کھلایا۔ اسلام چاروں طرف سے نرغہ میں گھر گیا۔

اسلام کی یہ حالت دیکھ کر زمین والے تو سکتہ میں پڑ گئے۔ مگر آسمان کے رہنے والوں میں چہ میگوئیاں شروع ہوئیں۔ قادیان کی گمنام بستی سے ایک آواز بلند ہوئی کہ

اے علمائے اسلام کند تلوار کو چھوڑ کر قرآن کریم کو ہاتھ میں لو اور دنیا میں نکل پڑو۔ تبلیغ اسلام کے راستے صاف ہو گئے ہیں۔ شکار خود چل کر تمہارے گھر میں آ گیا ہے۔ اٹھو اور اس کو شکار کر لو۔

علمائے اسلام نے اس کے عوض سرسید کی طرح آپ کو بھی "کفر و ارتداد" کا تمغہ عطا کیا۔ اور شور مچا دیا کہ "جہاد حرام کر دیا" حالانکہ ان کے "جہاد بالسیف" کے خلاف پہلے ہی آوازیں بلند ہو چکی تھیں۔ سرسید نے پہلے ہی علماء کو ان کی اس غلطی سے بہت حد تک متنبہ کر دیا تھا۔ کئی دوسرے علماء نے بھی یہ حقیقت واشگاف کر دی تھی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس پر صرف اتنا اضافہ کیا تھا۔ کہ یہ وقت جہاد بالسیف کا نہیں ہے۔ بلکہ جہاد بالقلم کا ہے۔ تبلیغ کا ہے جہاد کبیر کا ہے۔

افسوس ہے کہ علماء نے نہ اپنا جہاد کیا اور نہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بتایا ہوا جہاد کیا۔ صرف آپ کے خلاف "کفر و ارتداد" کے فتوے لگانے میں مصروف رہے۔ تعجب پر تعجب یہ ہے کہ وہ لوگ بھی اس تکفیر میں شامل ہو گئے جو خود اس معاملہ میں اس حد تک آپ کے ساتھ متفق تھے۔ کہ یہ جہاد بالسیف کا زمانہ نہیں۔ اس کی وجہ نفسیاتی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ وہ خود عملاً جہاد کبیر کے ناقابل تھے۔ اور اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کامیابی برداشت نہیں کر سکتے تھے۔

چونکہ مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تحریروں میں اسلامی جہاد کے شرائط واضح کر دیئے تھے۔ اور اس طرح تو مخالف علماء کی پیش نہ جا سکتی تھی۔ اس لئے انہوں نے مخالفت کے کئی طریقے ایجاد کر لئے۔ اکثر نے تو کتر بیونت کر کے حوالے پیش کئے۔ اور یہ کام اب تک جاری ہے۔ بعض نے جو سیاست زدہ ہو گئے تھے۔ اسلامی جہاد کا حلیہ ہی بدل دیا۔ اور قرآن کریم کی معصوم آیات کو ماحول سے جدا کر کے ان میں "اکراہ فی الدین" کے معنے بھر دیئے۔ یہاں تک کہ صدر اول کی تاریخ کو بھی محرف کرنے کی کوشش کی۔

یہ مرض پہلے پہل بعض دیوبندی علماء سے شروع ہوا۔ جناب عبید اللہ سندھی نے اس کو اچھالا اور آخر میں جناب مودودی صاحب نے اس کو ایک منظم تحریک کے طور پر اختیار کر لیا۔ چنانچہ آپ نے جماعت احمدیہ کی نقل میں مگر جماعت احمدیہ ہی کے مقابلہ میں ایک جماعت کھڑی کر دی آپ کی تحریک کی بنیاد ہی اس غلط نظریہ جہاد پر ہے۔ ہم الفضل میں کئی بار اس کی تشریح کر چکے ہیں

اب حالات نے آپ کو مجبور کر دیا ہے تو آپ صداقت کی طرف آ رہے ہیں۔ چنانچہ الفضل کی ایک قریبی اشاعت میں ہم نے "کوثر" کا ایک حوالہ پیش کیا تھا۔ جس میں مدیر "کوثر" نے مودودی صاحب کی تحریک کی بنیاد کو اکھاڑ کر رکھ دیا ہے۔ اور کھلم کھلا مسیح موعود علیہ السلام کے نظریہ جہاد یا دوسرے لفظوں میں حقیقی اسلامی جہاد کے نظریہ کی صداقت کا قولاً بھی اعتراف کر لیا ہے۔ اگرچہ عملاً تو تمام باقی معترضین کی طرح آپ بھی شروع ہی سے اس کے موید رہے ہیں۔ کیونکہ آپ نے بھی دوسروں کی طرح کبھی آج تک دین کے لئے تلوار نہیں اٹھائی اگرچہ تحریروں اور تقریروں میں زمین و آسمان کے قلابے ملا دیئے ہیں۔

چونکہ آپ نے تقسیم سے پہلے پاکستان کی کھلم کھلا مخالفت کی تھی۔ اور اس کے بننے کے بعد کوئی جائے مفر نہ رہی تھی۔ اس لئے آپ نے ایک طرف تو اسلامی قانون کا مطالبہ شروع کر دیا۔ اور دوسری طرف اپنے نظریہ جبریہ سے باضابطہ پسپائی جاری کر دی۔ تاکہ جماعت اور عوام دونوں کو مطمئن رکھا جا سکے۔ اس کے لئے آپ کو بہت پیچ بل کھانے پڑے تشدد رجحانات کو آپ نے کمال فن سے مطالبہ تبدیل قیادت میں تحلیل کر دیا۔ لیکن اس کے بعد بھی جب بہی خواہان پاکستان کی طرف سے اعتراضات ہوئے تو پہلے تو "آئینی طریقوں" کا جوڑ ملایا۔ لیکن جب طبعی رجحانات چھپائے بھی نہ چھپ سکے۔ اور شکوک و شبہات بڑھنے لگے ہیں تو اب کھلم کھلا تشدد کو اپنے نظریہ جہاد سے ہی خارج کر دیا ہے۔ اور اس طرح اپنے تمام لٹریچر پر خود ہی خط تنسیخ کھینچ دیا ہے۔

کچھ بھی ہو ہم اس خوشگوار ذہنی تبدیلی پر آپ کو دل سے مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ اور آپ کی خدمت میں اتنا اور عرض کرتے ہیں۔ کہ آپ اپنے اسلامی حکومت کے نظریہ پر بھی نظر ثانی کریں۔ اور دیکھیں کہ موجودہ پاکستان اور موجودہ اسلامی دنیا کے پیش نظر جبکہ اتنے فرقے اسلام کے موجود ہیں۔ کسی ملک میں کسی ایک فرقہ کی فقہ کے مطابق خواہ وہ فرقہ اکثر اکثریت ہی میں کیوں نہ ہو۔ کسی اسلامی حکومت کے اصول بنانا دانشمندی ہے؟ کیا ایسے حالات میں مسلم اور غیر مسلم اسلامی فرقہ بندی کا سوال اٹھانا ویسی ہی فتنہ پروری ہے کہ نہیں جیسی کہ ازمنہ وسطی میں یورپ کے عیسائیوں میں نمودار ہوئی تھی؟ اور جس نے یورپ کو خاک میں ملا دیا تھا۔ اور آخر ان کو سیکولرزم میں پناہ لینی پڑی تھی؟ فتدبر

مجاہد ماریشس کے لئے درخواست دعا

محترمی حافظ بشیر الدین صاحب مولوی فاضل ابن حضرت حافظ مولوی عبید اللہ صاحب رضی اللہ عنہ ۱۰ جون کو کراچی سے روانہ ہو کر شرقی افریقہ پہنچنے والے ہیں۔ وہاں سے انشاء اللہ ۳۰ جون کو عازم ماریشس ہوں گے۔ اس تبلیغی سفر میں ان کے اہل و عیال بھی ان کے ہمراہ ہیں احباب دعا فرماتے رہیں کہ اللہ تعالےٰ حافظ صاحب اور ان کے اہل و عیال کو بخیریت منزل مقصود پر پہنچائے۔ اور جزیرہ ماریشس جو ان کی تبلیغی امیدوں کا آماجگاہ ہے۔ جہاں ان کے والد ماجد حضرت حافظ عبید اللہ صاحب نے داد شجاعت دیتے ہوئے جام شہادت پیا۔ اس میدان میں اللہ تعالےٰ ان کے جواں بخت فرزند کو شاندار فتوحات عطا فرمائے۔ اور اس سرزمین کو احمدیت کے نور سے منور فرمائے آمین

(نائب وکیل التبشیر تحریک جدید ربوہ)

خطبہ جمعہ ۱۷

اپنے اخلاق بلند کرو خود اعتمادی پیدا کرو۔ اور پھر خدا تعالیٰ پر توکل رکھو

جو زندگی سے محبت رکھتا ہے وہ مرتا ہے اور جو زندگی سے محبت نہیں رکھتا وہ زندہ رہتا ہے

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ
فرمودہ ۲۶ جنوری ۱۹۵۱ء بمقام ربوہ
مرتبہ۔ سلطان احمد صاحب پیر کوٹی

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

مجھے کھانسی اور نزلہ اب تک ہے۔ لیکن چونکہ پاؤں کی تکلیف میں بہت کچھ کمی ہے۔ اور میں اب تھوڑا بہت چل سکتا ہوں۔ اس لئے میں نے مناسب نہ سمجھا کہ جمعہ کے موقعہ سے پیچھے رہوں۔

میں نے جماعت کو

بار بار توجہ دلائی ہے

اور بار بار توجہ دلانے کا یہ مطلب نہیں ہوتا۔ کہ اسے پھر چھوڑ دیا جائے۔ بلکہ جب تک اس آواز پر لوگ عمل نہ کرنے لگ جائیں۔ اس وقت تک اسے چھوڑنا بزدلی اور کم ہمتی ہوتا ہے۔ قومیں افراد سے نہیں بنتیں۔ قومیں روپے سے نہیں بنتیں۔ قومیں حکومتوں سے نہیں بنتیں۔ قومیں چند اخلاق سے بنتی ہیں۔ جب تک کسی قوم کے افراد ان اخلاق کو قبول نہیں کر لیتے اس وقت تک ان کی ساری جدوجہد یا تو بیکار چلی جاتی ہے یا محض عارضی ہوتی ہے۔ جب انگریزوں نے

ہندوستان کی اسلامی حکومت

کو ختم کیا ہے۔ اس وقت دلی کے نام نہاد بادشاہ دلی کے گویا ایک قالینی شیر کی طاقت اور اس کے ساتھیوں کی تعداد اور ان کی دولت اور سامان اس سے کہیں زیادہ تھا۔ جتنا حضرت ابوبکرؓ کے پاس اس وقت تھا۔ جب انہوں نے دنیا کو فتح کرنے کے لئے جھنڈا بلند کیا۔ دلی کے مٹے ہوئے شاہی خاندان کے ہیرے جواہرات اور روپیہ ابتدائی

مسلمانوں کی مجموعی دولت

سے بھی زیادہ تھا۔ دلی کے باشندوں کی تعداد عرب کے مجموعی مسلمانوں کی تعداد سے کہیں زیادہ تھی۔ اگر سارے ہندوستان کے مسلمانوں کو نکال بھی لیا جائے۔ اگر انہیں نظرانداز بھی کر دیا جائے۔ تب بھی صرف دلی کے مسلمانوں کی تعداد اس وقت کے عرب کے سارے مسلمانوں سے کہیں زیادہ تھی۔ حالانکہ اس وقت اسلام کے ماننے والوں میں سے بھی ایک کثیر حصہ قریباً مرتد ہو چکا تھا۔ درحقیقت مدینہ اور مدینہ کے گردونواح کے لوگ اور پھر کچھ دور دور علاقوں مثلاً بحرین وغیرہ کے مسلمان جن کی مجموعی تعداد کسی صورت میں بھی سوا لاکھ سے زیادہ نہ تھی۔ محض اسلامی طاقت تھی۔ اور ان کی مجموعی دولت دس بیس لاکھ روپیہ سے زیادہ نہ تھی۔ لیکن بڑی بڑی طاقتیں ان سے ٹکرائیں۔ اور وہ چور چور ہو گئیں۔

وہ کیا چیز تھی

جس کے ذریعہ اس وقت کے مسلمان جیتے۔ وہ کیا طاقت تھی۔ جس کی وجہ سے مسلمان دوسری اقوام پر غالب آ گئے۔ وہ صرف اخلاقی طاقت تھی۔ اور ہر شخص کا یہ جذبہ تھا۔ کہ ہم یا جیتیں گے یا مریں گے۔

اس زمانہ میں مسلمانوں میں سے اکثریت، بلکہ اتنی اکثریت کہ اسے اکثریت نہیں کہنا چاہیئے۔ بلکہ کلیّت کہنا چاہیئے۔ اپنی جانوں کی بہت زیادہ قیمت لگاتی ہے۔ وہ اپنی

عزتوں کی بہت زیادہ قیمت

لگاتی ہے۔ وہ اپنے مرتبوں اور عہدوں کی بہت زیادہ قیمت لگاتی ہے۔ لیکن پہلے وقت کا مسلمان ان سے بہت زیادہ شاندار رتبوں اور عزتوں کی کوئی بھی قیمت نہیں لگاتا تھا۔ وہ صرف اپنے آپ کو ایک بھٹی کا ایندھن سمجھتا تھا۔ وہ ایک سوکھی لکڑی یا جلے ہوئے کوئلے سے زیادہ اپنی قیمت نہیں سمجھتا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ مجھے اس لئے پیدا کیا گیا ہے۔ کہ اس بھٹی کی آگ کو اور زیادہ بھڑکاؤں۔ اگر اس بھٹی میں جل جاؤں۔ تو دنیا کہے گی فلاں جل گیا۔ یا راکھ ہو گیا۔ لیکن میں کہوں گا کہ میں نے اپنے اس مقصد کو پا لیا۔ جس مقصد کے لئے مجھے پیدا کیا گیا تھا۔

ایک ہیرا

جب کسی بادشاہ کے تاج میں لگتا ہے تو لوگ کہتے ہیں۔ اس نے اپنے مقصد کو پورا کر لیا۔ ایک ہیرا جب کسی حسینہ کے زیور میں لگتا ہے۔ تو لوگ کہتے ہیں اس نے اپنے مقصد کو پا لیا۔ لیکن ایک سوکھے ہوئے درخت کی لکڑی جب بھٹی میں جھونک دی جاتی ہے۔ تب بھی لوگ کہتے ہیں اس نے اپنا مقصد پورا کر لیا۔ صحابہ کرامؓ بھی اپنے آپ کو ایک سوکھے ہوئے درخت کی لکڑی قرار دیتے تھے۔ جس کا کام بھٹی میں جل کر راکھ ہو جاتا تھا۔ اگر کسی صحابیؓ کو بھٹی میں جلنے کا موقعہ نہیں ملتا تھا۔ تو وہ اس بات پر خوش نہیں ہوتا تھا۔ وہ اور اس کے رشتہ دار اور اس کے دوست یہ نہیں کہتے تھے۔ کہ الحمد للہ وہ بچ گیا۔ بلکہ وہ روتے تھے۔ اور آہیں بھرتے تھے کہ اُسے اپنے مقصد حیات کو پورا کرنے کا موقعہ نہیں ملا منهم من قضى نحبه و منهم من ينتظر۔ فرماتا ہے بعض لوگ ایسے بھی ہیں جنہوں نے اپنے مقصد حیات کو پا لیا اور اسلام کی راہ میں انہوں نے موت دیکھ لی۔ اور بعض وہ بھی ہیں جو ابھی انتظار میں ہیں کہ انہیں اسلام کی راہ میں موت قبول کرنے کا کب موقعہ ملتا ہے۔

یہی وجہ تھی

کہ دنیا کی کوئی طاقت ان کا مقابلہ نہ کر سکتی تھی جب عظیم الشان لشکر صحابہؓ کے مقابلہ میں آئے۔ جب دس ہزار دشمن کا ایک ہزار صحابہؓ سے مقابلہ ہو جاتا تو شروع شروع میں دشمن یہ سمجھتا کہ ہم انہیں مار لیں گے۔ ہم انہیں مغلوب کر لیں گے۔ لیکن ساتھ ہی اس کا دل ڈرتا تھا کہ ہم انہیں مار تو لیں گے لیکن یہ ایک ہزار سپاہی بھی تو کچھ تیر پھینکیں گے۔ اور ہو سکتا ہے کہ ان تیروں میں سے کوئی تیر مجھے بھی آ لگے۔ اور میں مر جاؤں۔ وہ کبھی اس وہم کو دور نہیں کر سکتے تھے اور وہ شخص جو نڈر نہ ہو جائے اس وہم کو کبھی بھی دور نہیں کر سکتا ایک جگہ پر ہزاروں سپاہی کھڑے ہوتے ہیں۔ اور ایک بم گرتا ہے تو وہ بم سب سپاہیوں کو نہیں مار سکتا اور نہ وہ میلوں میل تک مار کر سکتا ہے۔ لیکن جب کوئی شخص ہاتھ میں بم پکڑے انہیں ایسی جگہ دوڑتا نظر آتا ہے جہاں سے وہ ان پر بم پھینک سکتا ہے تو ہر ایک سپاہی ڈرتا ہے کہ کہیں اس بم کا شکار میں ہی نہ بنوں۔ اسی طرح

ایک ہزار صحابہؓ

کے مقابل پر جو دس ہزار کا لشکر ہوتا تھا۔ اس کا ہر سپاہی یہ خیال کرتا تھا کہ آخر یہ ایک ہزار سپاہی بھی تو تیر ماریں گے اور وہ ہم میں سے بعض کو لگیں گے۔ شاید ان تیروں کا شکار میں ہی بن جاؤں اس لئے وہ غمگین ہو جاتا اور یہ بات چونکہ "شاید" پر مبنی ہوتی تھی اس لئے

لشکر کا ہر ایک سپاہی

غمگین ہو جاتا۔ لیکن اس ایک ہزار کے لشکر کا ہر آدمی جب اپنے آپ کو دس آدمیوں کے مقابل پر پاتا تو خوشی سے بھر جاتا تھا اس لئے کہ موت کا موقعہ زیادہ قریب ہے۔ وہ سمجھتا تھا کہ میرے مقابلہ پر دس آدمی ہیں وہ دسوں تیر ماریں گے۔ ان دس تیروں میں سے کوئی نہ کوئی تیر تو مجھے آ لگے گا جو مجھے جنت میں دھکیل دے گا

غرض جب دشمن زیادہ ہوتا۔ تو صحابہؓ زیادہ خوش ہوتے اس لئے کہ انہیں

شہادت کا زیادہ موقعہ

ملے گا۔ لیکن دشمن ان سے زیادہ تعداد میں ہوتا ہوا بھی ڈرتا تھا

کہ کہیں ان کی تلواروں یا تیروں کا شکار میں ہی نہ بن جاؤں۔ ایک مسلمان موت کو شہادت سمجھتا تھا۔ اس لئے موت کے جتنے مواقع اسے میسر آتے وہ خوش ہوتا۔ یہ چیز تھی جس کی وجہ سے دس دس پندرہ پندرہ ہزار کا لشکر بھی ڈر رہا ہوتا۔ اور مسلمان ان کے مقابلہ میں جتنے بھی تھوڑے ہوتے خوش ہوتے۔ کیونکہ ان میں سے ہر ایک شخص یہ جانتا تھا۔ کہ اگر ہم زیادہ ہوتے۔ تو موت کے زیادہ مواقع میسر نہ آتے اب تو میں دشمن کے سامنے ننگا کھڑا ہوں۔ زیادہ تعداد ہونے کی وجہ سے پچھلی صف میں نہیں کھڑا۔ کہ دشمن کے وار سے بچ جاؤں۔ بلکہ تھوڑی تعداد ہونے کی وجہ سے ہمیں پھیلنا پڑا ہے۔ اور ہم میں سے ہر ایک کی چھاتی دشمن کے سامنے ہے۔ اب تو شہادت کا موقعہ ضرور مل جائے گا۔ یہی چیز تھی۔ جس کی وجہ سے مسلمانوں کی تھوڑی سی تعداد کثیر التعداد دشمن پر غالب آجاتی تھی۔ سیدھی بات ہے۔ دل جیتا کرتا ہے۔ تلواریں نہیں جیتا کرتیں۔ مسلمانوں کو خطرات دیکھکر شہادت کا یقین زیادہ ہوتا تھا۔ اور ادھر دشمن خواہ خطرہ کتنا ہی کم ہوتا وہ ڈرتا تھا۔ کہ کہیں مارا نہ جاؤں۔ غرض قومیں

اخلاق کے ساتھ غلبہ

حاصل کیا کرتی ہیں۔ صحابہ رض کا روپیہ۔ دولت اور جتھہ تھوڑا تھا۔ لیکن وہ موت کو بے حقیقت سمجھتے تھے۔ یا موت کو جنت کا دروازہ خیال کرتے تھے۔ اور اپنے آپ کو اسلام کی جلائی ہوئی بھٹی کا ایندھن سمجھتے تھے۔ یہ جذبہ ان کے اندر طاقت پیدا کر دیتا تھا۔ اور وہ ڈرتے نہیں تھے۔ اور جب کوئی نڈر ہو جائے۔ تو وہ ہزار ڈرنے والوں پر بھی بھاری ہو جاتا ہے۔

اسی طرح ان کے دوسرے اخلاق تھے جب کوئی شخص کسی سے معاملہ کرتا ہے۔ تو وہ ڈرتا ہے۔ کہ وہ اس سے دھوکہ نہ کرے۔ لڑائی میں ایک موقعہ کمزوری کا ایسا بھی آتا ہے۔ جب انسان خیال کرتا ہے کہ صلح ہو جائے تو بہتر ہے۔ لیکن اس ارادے سے پھیرنے والی ایک اور چیز ہوتی ہے۔ کہ شاید صلح کرنے کے بعد دشمن ہم سے غداری کر جائے۔ اب بے شک وہ امن دینے کا وعدہ کرتا ہے۔ لیکن ہو سکتا ہے کہ وہ بعد میں امن نہ دے اور کچھ بزدل لوگ قوم کے سامنے کھڑے ہو جائیں۔ اور کہہ دیں کہ تمہیں پتہ نہیں۔ کہ دشمن کس طرح غداری کرتا ہے۔ اور صلح کے بعد بھی اپنے حریف کو مار دیتا ہے۔

یہ صلح کا ہاتھ

بڑھانے والے ممکن ہے۔ کہ تمہیں جس تباہی کی طرف دھکیلنے والے ہوں۔ ہو سکتا ہے کہ جب ہم ہتھیار پھینک دیں تو یہ ہمیں مار دیں۔ اس پر صلح پر آمادہ قوم پھر لڑائی پر تیار ہو جاتی ہے۔ لیکن اگر کوئی قوم اپنی دیانت کا سکہ بٹھا دے۔ اور دشمن کے ملکوں میں بھی یہ خبر پہنچ جائے۔ تو یہ مورچہ بھی خود بخود ختم ہو جاتا ہے۔ لڑائی میں ایسا موقع ضرور آتا ہے۔ کہ جب دشمن کا دباؤ بڑھ جاتا ہے۔ تو انسان صلح کی طرف ہاتھ بڑھاتا ہے۔ لیکن جب اسے یہ خیال آتا ہے۔ کہ ہو سکتا ہے کہ دشمن غداری کرے۔ جب جوشیلے نوجوان آگے آجاتے ہیں۔ اور وہ کہتے ہیں۔ کیا تم نے تاریخوں میں نہیں پڑھا۔ کہ موقع پر خواہ دشمن صلح بھی کرلے۔ لیکن بعد میں وہ اپنے حریف کو تہ تیغ کر دیتا ہے۔ تم اپنے ناموس کو برباد نہ کرو۔ اپنے گلے میں خود رسہ نہ ڈالو۔ بہتر ہے لڑائی کرو۔ لڑائی میں تم جیت جاؤ گے۔ یا مر جاؤ گے۔ اگر تم نے صلح کرلی۔ اور دشمن نے بعد میں تمہاری عزت اور ناموس پر ہاتھ ڈالا۔ تو آنے والی نسلیں کیا کہیں گی۔ کہ ہمارے باپ دادا کے پاس تلوار تھی۔ اور دم بھی تھا۔ لیکن وہ ڈر گئے۔ اور اپنے بیوی بچوں کو تہ تیغ کرا دیا۔ اپنے ناموس کو برباد کر دیا۔ لیکن مسلمانوں نے اپنے اعلیٰ اخلاق کی وجہ سے یہ مقام حاصل کر لیا تھا۔ کہ دشمن قوم میں سے بھی اکثریت کھڑی ہو جاتی۔ اور کہتی تم جھوٹ بولتے ہو۔ یہ لوگ اپنے ہر معاہدہ کی پابندی کرتے ہیں۔ اور ہمیشہ سچ بولتے ہیں۔ اس لئے ان سے جو معاہدہ ہوگا۔ وہ پتھر پر لکیر ہوگا۔ گویا یہ مورچہ بھی آپ ہی آپ فتح ہو جاتا تھا۔

پھر محنت ہوتی ہے۔

محنت کرنے والی قومیں

دوسروں سے بڑھ جایا کرتی ہیں۔ کیونکہ قیمت وقت کی ہوتی ہے۔ تعداد کی نہیں۔ اگر بیس آدمی دن میں دو گھنٹے کام کرتے ہیں۔ اور پانچ آدمی دن میں ۱۶ گھنٹے کام کرتے ہیں۔ تو پانچ آدمی ۸۰ گھنٹے کام کریں گے اور ۲۰ آدمی ۴۰ گھنٹے کام کریں گے۔ اور ظاہر ہے۔ کہ ۸۰ — ۴۰ سے زیادہ ہیں۔ اس لئے جو ۸۰ گھنٹے کام کریں گے۔ وہ ۲۰ آدمیوں سے جیت جائیں گے۔ غرض محنت کرنے والی قومیں دوسری قوموں سے جیت جایا کرتی ہیں۔ اور ہمیشہ ان پر غالب رہتی ہیں۔ پھر

اخلاق فاضلہ

ہیں۔ انسان غریبوں۔ مسکینوں اور کمزوروں سے محبت اور پیار سے پیش آتا ہے۔ ان کی خبر گیری کرتا ہے۔ دنیا میں وہی قومیں ڈٹ کر مقابلہ کیا کرتی ہیں۔ جن کے افراد کو یہ پتہ ہوتا ہے۔ کہ ان کی قوم میں ایثار اور قربانی کا جذبہ پایا جاتا ہے۔ اور ان کے مرنے کے بعد ان کے بیوی بچوں کو تکلیف نہیں ہوگی۔ جس سپاہی کے دل میں یہ یقین پایا جائے۔ وہ خوشی سے لڑائی میں جان دینے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ کیونکہ وہ جانتا ہے۔ کہ میرے مرنے کی وجہ سے میرے بچوں کا ایک باپ مارا جائیگا۔ لیکن میں اپنے پیچھے ان کے ہزار باپ چھوڑ رہا ہوں جو مجھ سے کم محبت کرنے والے نہیں ہیں۔ اس یقین کی وجہ سے اس میں جرأت پیدا ہو جائے گی۔ اور وہ موت سے کھیل جائے گا۔ لیکن اگر ایک قوم غریبوں اور یتیموں کی خبر گیری نہیں کرتی۔ تو اس کا کوئی فرد جب لڑائی میں جائے گا۔ تو اپنی موت کا خیال کر کے کانپ جائے گا۔ کیونکہ وہ جانتا ہوگا۔ کہ میرے مرنے کے بعد میرے بیوی بچوں سے وہی سلوک ہوگا۔ جو میں دوسروں کے بیوی بچوں سے ہوتا دیکھ آیا ہوں۔ اور اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ وہ بزدل ہو جائے گا۔

یہ چند اخلاق ہیں

جو کسی قوم کی برتری کے لئے نہایت ضروری ہیں۔ جب تک تم میں یہ اخلاق پیدا نہیں ہو جاتے اس وقت تک تمہارا جینا ممکن نہیں۔ موت کا خوف کسی مومن کے دل میں پیدا نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں صحابہ رض سے فرماتا ہے۔ کہ تمہیں کس چیز کا ڈر ہے۔ تمہیں لڑائی میں یا فتح نصیب ہوگی۔ یا شہادت ملے گی۔ اب ان دونوں چیزوں میں سے کونسی چیز ڈرانے والی ہے۔ کیا تم فتح سے ڈرتے ہو۔ یا شہادت سے تمہیں خوف آتا ہے۔ باقی رہا لڑائی میں تکلیفوں کا آنا۔ سو تکالیف تو کافر بھی برداشت کر رہے ہوتے ہیں۔ جب جنگ چھڑتی ہے۔ یا زبانی جھگڑا ہی ہو جاتا ہے۔ تو جو تکالیف تم اٹھا رہے ہوتے ہو۔ دشمن بھی برابر وہی تکالیف اٹھا رہا ہوتا ہے۔ لیکن انجام کے لحاظ سے تم اچھے رہو گے۔ جیت جاؤ گے۔ تو غازی کہلاؤ گے۔ مر جاؤ گے تو شہیدوں میں نام ہوگا۔ اور یہ دونوں چیزیں بری نہیں ہیں۔ پھر تم کس چیز سے ڈرتے ہو۔ یہ وہ لوگ تھے جو مجازی لڑائیوں میں شامل نہیں ہوتے تھے سچ مچ کی لڑائیوں میں شامل ہوتے تھے اور پھر ان کو خدا تعالیٰ اس دلیری کی تعلیم دیتا تھا۔ اس پر قیاس کرلو۔ کہ تم جو مجازی لڑائی میں شامل ہو۔ تلوار اور ہتھیار کی لڑائی سے تم کو کوئی واسطہ نہیں۔ سوائے اس کے کہ تمہارا کوئی فرد حکومت کی فوج میں شامل ہو کر جنگ کرے۔ تو تمہارے لئے کس قربانی اور دلیری کا حکم ہوگا۔ پس تم کو اپنی جان کی پروا نہیں کرنی چاہیئے۔ اپنے اندر سچائی اور دیانت پیدا کرنی چاہیئے محنت کی عادت پیدا کرنی چاہیئے۔ ایثار و قربانی کا مادہ پیدا کرنا چاہیئے۔ بجائے اس کے کہ تم ایک دوسرے پر ظلم کرو۔ تم میں یہ مادہ ہونا چاہیئے۔ کہ تم ایک دوسرے کے حق کو اس کے حق سے زیادہ ادا کرنے کی کوشش کرو۔

میں دیکھتا ہوں

کہ ہماری جماعت کے سب نوجوانوں میں سچائی کا وہ معیار نہیں پایا جاتا۔ جو جیتنے والی قوموں میں پایا جاتا ہے۔ اگر وہ یہ دیکھیں۔ کہ ان کی سچی گواہی کی وجہ سے وہ خود۔ ان کے رشتہ دار یا ان کے دوست پھنس جائیں گے۔ تو ان میں سے کچھ سچی گواہی سے رک جاتے ہیں۔ پھر ان میں دیانت کا مادہ بھی اس حد تک نہیں جس حد تک اس کا ہونا ضروری ہے مغربی پاکستان میں تباہی آئی۔ اور لوگ لاکھوں لاکھ گھر لوٹ کر لے گئے۔ جن مسلمانوں نے یہ نظارہ دیکھا۔ ان کی طبائع پر یہ اثر پڑا۔ کہ دوسروں کا مال لوٹنا جائز ہے۔ لیکن یہ اثر جہاں ان لوگوں پر پڑا۔ جنہیں سمجھانے والا کوئی نہ تھا۔ وہاں افسوس ہے ہماری جماعت میں سے بھی بعض لوگوں نے ایسا کیا۔ قادیان میں اکثر مکانات تو دشمن نے لوٹ لئے تھے لیکن ایک حصہ جو اس کے ہاتھوں لٹنے سے محفوظ رہا۔ وہ بھی مکین چھوڑ کر آگئے۔ اور ان کی تمام پونجی اور سامان وہیں تھا۔ یہاں آکر جب یہ سوال پیدا ہوا۔ کہ ہمارے مکانات محفوظ علاقہ میں تھے۔ اس لئے ہمارا سامان تو سکھوں نے نہیں لوٹا۔ وہ سامان ہمیں منگوا دو۔ تو میں نے تو اپنے بچوں کو لکھ دیا۔ کہ جو سامان ہمارا وہاں ہے۔ اسے اپنا مت سمجھو۔ وہ انہی لوگوں کا ہے۔ جو وہاں رہیں گے۔ اس لئے تمام سامان لوگوں میں تقسیم کر دو۔ یہی جواب میں نے ان لوگوں کو دیا کہ میں نے تو اپنے بچوں کو کہہ دیا ہے کہ جو سامان وہاں ہے اسے اپنا نہ سمجھو۔ دوسروں میں تقسیم کر دو۔ اور یہی بات تم سے کہتا ہوں۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ کہ حفاظت تو وہ کریں۔ اور سامان تمہارا ہو۔ پس اتنی بات تو درست تھی۔ کہ جب تک وہ لوگ وہیں رہیں اس سامان کا استعمال کرنا ان کے لئے جائز ہے۔ لیکن جب ان میں سے بعض واپس آئے تو وہ سامان اپنے ساتھ پاکستان لے آئے۔ حالانکہ باہر آکر ان کا اس سامان پر کوئی حق نہیں تھا۔ سوال یہ تھا کہ وہ سامان پاکستان نہیں پہنچ سکتا۔ اس لئے جو لوگ وہاں ٹھیرے ہوئے ہیں۔ وہ حسب ضرورت اس سے فائدہ حاصل کریں۔ لیکن اگر وہ سامان باہر آسکتا ہے۔ یا وہ آگیا ہے۔ تو وہ پھر انہی لوگوں کا ہے۔ جن کی وہ قادیان میں ملکیت تھا۔ مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ ہمارے بعض نوجوان اس بارہ میں دیانت کے معیار پر پورے نہیں اترے۔ ایک نوجوان قادیان سے آیا۔ تو وہ ۲۶ بوریاں کتابیں ساتھ لایا۔ جلسہ سالانہ کے موقع پر اس نے یہ کتابیں فروخت کرنے کی کوشش کی۔ اور وہ مولوی کہلاتا ہے۔ اور اگر ایک بوری میں ایک سو کتابیں ہوں۔ تو ۲۶ بوریوں میں ۲۶۰۰ کتابیں ہوئیں۔ اور اگر ایک کتاب کی اوسط قیمت ایک روپیہ سمجھ لی جائے۔ تو وہ کتابیں دو ہزار چھ سو روپیہ کی ہوئیں۔ یہ مال جب قادیان میں تھا۔ تو یہ وہاں کے رہنے والوں کا مال تھا۔ جبکہ میں نے خود اپنے بچوں کو لکھ دیا تھا۔ کہ تمام سامان تقسیم کر دو۔ اور جب مجھے پتہ لگا کہ انہوں نے کچھ سامان سنبھال کر رکھا ہوا ہے۔ تو میں اپنے بچوں پر ناراض ہوا۔ اور جہاں تک مجھے علم ہے۔ انہوں نے وہ سامان تقسیم کر دیا تھا۔ لیکن یہ صاف بات ہے۔ کہ جو مال ادھر پہنچ جائے وہ انہی لوگوں کا حق ہوگا۔ جن کا وہ مال ہے۔ اسی طرح میں نے دیکھا ہے۔ کہ جو لوگ لوٹ مار کا یہ نظارہ قادیان دیکھ آئے تھے۔ ان کی دیانت میں فرق آگیا ہے۔ ان کی طبائع پر یہ اثر ہے۔ کہ جب دوسروں نے ہمارا مال لوٹ لیا۔ تو ہمارا بھی حق ہے۔ کہ ہم دوسروں کا مال لوٹ لیں۔ پھر آئندہ جو نہیں دوسروں کا مال لوٹتے دیکھیں گے۔ وہ پھر یہی اثر ان سے لیں گے۔ اور اس طرح یہ سلسلہ قیامت تک چلتا چلا جائے گا۔ اور ہر ایسی جماعت لٹیروں کی جماعت بن کر رہ جائے گی۔

میں نے جماعت کے کاموں میں بھی دیکھا ہے کہ

دیانت کا وہ معیار نہیں

جو ایک زندہ جماعت میں ہونا ضروری ہے۔ یہاں جو لوگ کسی کام پر مقرر ہوئے ان میں سے بھی بعض نے دیانت سے کام نہیں لیا۔ کئی خیانتیں اور غبن ثابت ہوئے حالانکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا ایک وقت آئے گا کہ ایک عورت عراق سے حجاز تک اکیلی سفر کرے گی اور اسے کوئی شخص لالچ کی نگاہ سے نہیں دیکھے گا۔ گویا سینکڑوں میل کے علاقہ میں جنگلوں اور صحراؤں میں سے ہوتی ہوئی وہ عورت اکیلی اپنے سامان کے ساتھ عراق سے حجاز پہنچے گی لیکن اس تمام عرصہ میں کوئی حریص کوئی ڈاکو اور کوئی لٹیرا اسکی طرف حرص کی نگاہ سے نہیں دیکھے گا۔ یہ کتنی بڑی چیز تھی لیکن اسی طرح ہوا۔ ایک صحابیؓ کہتے ہیں میں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے منہ سے یہ بات سنی اور اپنی زندگی میں دیکھ لیا کہ اکیلی عورتیں ہزاروں میل کا فاصلہ جنگلوں اور بیابانوں میں سے ہوتے ہوئے طے کر لیتیں لیکن ان کی طرف لالچ کی نظر سے کوئی نہ دیکھتا۔ پھر فرمایا۔ ایک وقت آئے گا کہ لوگ صدقہ اور زکوٰۃ لے کر ادھر ادھر نکلیں گے لیکن انہیں صدقہ اور زکوٰۃ لینے والا کہیں نہیں ملے گا۔ وہ صحابیؓ کہتے ہیں۔ یہ چیز ہم نے اپنی آنکھوں نہیں دیکھی شاید ایسا ہوتا ہوا تم دیکھو گے۔ لیکن ہم نے کبھی ایسا ہوتے نہیں دیکھا۔ مگر ہمیں اس پر افسوس نہیں کرنا چاہیئے کہ

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم

کے یہ الفاظ پورے ہوتے ہوئے ہم نہ دیکھ سکے بلکہ خوش ہونا چاہیئے کہ آئندہ ایسا ہوگا۔ کیونکہ اگلا حصہ احمدیوں کے لئے ہے۔ اور انہوں نے ایسا کر کے دکھانا ہے۔ غور کرو یہ کتنی بڑی ذمہ داری ہے۔ اس کے یہ معنے ہیں کہ دنیا میں کوئی غریب نہ رہے اور یہ بات اس وقت تک نہیں ہو سکتی جب تک کہ معیار زندگی اتنا بلند نہ ہو جائے کہ اگرچہ غرباء کا وجود پایا جاتا ہو لیکن تاہم ایک ادنیٰ سے ادنیٰ غریب ایسے مقام پر پہنچ جائے اور اس میں عزت نفس اس حد تک پائی جاتی ہو۔ کہ وہ کہے۔ جب مجھے کھانے کو با فراغت ملتا ہے تو میں صدقہ و خیرات کیوں لوں۔ میں کسی کے آگے ہاتھ کیوں پھیلاؤں یا میں دوسروں کا دست نگر بن کر کیوں رہوں۔ یہ مقام اسی وقت حاصل ہو سکتا ہے جب معیار زندگی بلند ہو۔ اور یہ سچ ہے کہ قومی طاقت سے یہ باتیں ہوا کرتی ہیں افراد کے ذریعے نہیں اور ابھی ہمارے پاس حکومت نہیں گئی

مثل مشہور ہے

ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات۔ ہم جو اخلاق دکھائیں گے انہیں سے پتہ لگے گا کہ جب ہماری اکثریت ہوگی تو کیا یہ کام ہم کر سکیں گے یا نہیں۔ اگر آج ہم کمزوروں اور مسکینوں اور یتیموں اور بے کس و بے بس لوگوں سے محبت نہیں کرتے۔ انکی خبر گیری نہیں کرتے تو جب طاقت ملے گی تو وہ کونسی طاقت ہوگی جو ہم سے ایسا کروائے گی۔ یقیناً یہ اخلاق اس وقت اس سے بھی کم ہو جائیں گے امارت کے وقت یہ اخلاق اس صورت میں قائم رہ سکتے ہیں جب ہم غربت میں انہیں سیکھ لیں۔ اگر طاقت کے وقت ہمارے اندر اسّی فیصدی اخلاق رہ جائیں تو ہم یہ کام کر لیں گے۔ لیکن اگر دس فیصدی اخلاق رہ جائیں تو ہم یہ کام نہیں کر سکیں گے اگر ہم میں اب ۹۰ فیصدی ایسے اخلاق پیدا ہوئے ہیں سو فیصدی نہیں تو غلبہ کے وقت یہ ۱۰ فیصدی رہ جائیں گے۔ ۷۰۔۸۰ فیصدی اخلاق اسوقت رہ سکتے ہیں جب اس وقت وہ ہم میں سو فیصدی پیدا ہو جائیں۔ کیونکہ

غلبہ کے وقت

کبھی سو فیصدی اعلیٰ اخلاق نہیں رہ سکتے۔ ایک طبقہ یقیناً ایسے لوگوں کا پیدا ہو جاتا ہے جو حریص اور حکومت کا خواہشمند ہوتا ہے۔ لیکن اگر یہ اخلاق غربت میں سو فیصدی پیدا ہو جائیں تو بیندرہ بیس فیصدی اخلاق کی کمی ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکے گی۔ کم از کم ایک عرصہ تک تو ہم رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بات کو پورا کر سکیں گے کہ لوگ صدقہ و خیرات کو تقسیم کرنے کے لئے باہر نکلیں لیکن صدقہ و خیرات وصول کرنے والا انہیں کوئی نہ ملے۔

میں دیکھتا ہوں کہ جہاں تک طاقت کا سوال ہے

ہماری مثال

اس وقت ایک فٹ بال کی سی ہے اور ہر شخص ہمیں پرے دھکیل سکتا ہے۔ لیکن تمہارے حوصلے اتنے ہیں کہ کسی گاؤں میں کسی نے ذرا تنگ کیا تو فوراً خط آگیا کہ ظفر اللہ خاں کو لکھو ہمیں یہاں تنگ کیا جا رہا ہے۔ مسیحیوں نے تو حضرت عیسے علیہ السلام کو خدا کا بیٹا بنا لیا تھا تم ان سے بھی آگے بڑھ گئے تم نے بیچارے ظفر اللہ خاں کو خدا کی طاقتیں دیدی ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس کون سے چودھری ظفر اللہ خاں تھے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس کون سے ظفر اللہ خاں تھے۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے پاس کون سے ظفر اللہ خاں تھے۔ جتنی گالیاں دوسرے لوگوں کی طرف سے چودھری ظفر اللہ خانصاحب کو مل رہی ہیں میں سمجھتا ہوں یہ گالیاں احمدیوں کی طرف سے مل رہی ہیں۔ کیونکہ یہ نتیجہ ہے تمہارا انہیں خدا سمجھ لینے کا۔ تمہاری نظر جب آدمیوں پر پڑتی ہے تو تم نے خدا تعالیٰ سے بے نیازی کیا ہے۔ اگر تم خدا تعالیٰ کے پاس جاؤ گے تو وہ کہے گا تم میرے کیا لگتے ہو۔ تم جاؤ اپنے معبودوں کے پاس۔ حالانکہ مومن کی نظر کسی آدمی پر نہیں ہوتی اس کی نظر خالص خدا تعالیٰ کی ذات پر ہوتی ہے۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ

دنیوی کاموں کے لحاظ سے

کوئی نہ کوئی کام کسی کے سپرد کیا جا سکتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم بھی بعض کام دوسروں کے سپرد کر دیتے تھے لیکن ان پر آپؐ کا انحصار نہیں ہوتا تھا۔ اگر کوئی شخص یہ کہتا تھا کہ میں فلاں جنگ نہیں جاؤں گا تو آپؐ کہہ دیتے اچھا تم گھر بیٹھو اس طرح قومی کاموں میں ہم بھی دوسروں سے کام لے لیتے ہیں۔ مثلاً تم کہہ سکتے ہو کہ ہم بھی چندہ دیتے ہیں یہ درست ہے تم چندہ دیتے ہو لیکن تم پر میرا انحصار نہیں۔ اگر تم چندہ نہیں دیتے تو بے شک نہ دو میں اکیلا کام کروں گا۔ کیونکہ تم میرے خدا نہیں خدا تعالیٰ ہی میرا خدا ہے۔

بہر حال یہ عادت باوجود سمجھانے کے جماعت نے نہیں چھوڑی۔ کوئی مہینہ ایسا نہیں گذرتا جس میں تین چار خطوط ایسے نہ آجاتے ہوں کہ یہاں لوگ ہمیں تنگ کر رہے ہیں چودھری ظفر اللہ خانصاحب کو لکھو۔ میں ڈرتا ہوں کہ تمہاری ان باتوں کی وجہ سے غریب چودھری ظفر اللہ خاں کو کوئی نقصان نہ پہنچے۔ میں جانتا ہوں کہ وہ بے قصور ہیں۔ لیکن بعض دفعہ خدائی غیرت بھڑک اٹھتی ہے اور وہ گنہگار کے ساتھ بے گناہوں کو بھی گرفت میں لے لیتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ

فرمایا کرتے تھے کہ جب میں رام پور میں پڑھا کرتا تھا اس وقت مجھے کسی نے بتایا کہ فلاں پٹھان طالب علم وزیر اعظم کو خدا کہتا ہے۔ میں نے اسے بلایا اور کہا۔ میاں میں نے سنا ہے کہ تم وزیر اعظم کو خدا کہتے ہو؟ اس نے کہا ٹھیک ہے۔ میں وزیر اعظم کو خدا کہتا ہوں۔ آخر آپ یہی کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ رازق ہے۔ لیکن جب میں بیکار تھا نوکری کے لئے مارا مارا پھرا۔ میں ہر نواب۔ رئیس اور تاجر کے پاس گیا لیکن کسی کے ہاں نوکری نہ مل سکی۔ یہ وزیر اعظم ہوئے تو میں نے ان کی خدمت میں درخواست پیش کی۔ انہوں نے مجھے بلایا اور کہا۔ مجھے تمہاری حالت پر رحم آتا ہے۔ اس وقت اور نوکری میرے پاس نہیں ہاں تم میرے اردلی بن جاؤ۔ چنانچہ انہوں نے مجھے بطور اردلی ملازم رکھ لیا۔ اور اب میرے بیوی بچے پل رہے ہیں۔ میں انہیں خدا نہ کہوں تو اور کیا کہوں۔ انہوں نے میرے رزق کا سامان کیا ہے۔

آپ فرمایا کرتے تھے

ان دنوں یہ رواج تھا کہ بادشاہ اور نواب خاص تقریبوں پر مٹھائی تقسیم کیا کرتے تھے۔ اور یہ مٹھائی بادشاہ یا نواب کی طرف سے وزیر اعظم تقسیم کیا کرتا تھا۔ ایک دفعہ رام پور کے وزیر اعظم بھی مٹھائی تقسیم کر رہے تھے۔ ہجوم زیادہ تھا اور پولیس اسے پرے ہٹا رہی تھی۔ وہ پٹھان اردلی بھی پاس کھڑا تھا۔ وزیر اعظم اچھا آدمی تھا۔ لیکن جب غصہ آتا ہے تو انسان بعض دفعہ سختی بھی کر لیتا ہے۔ ایک شخص کو اس نے سواری کا کوڑا جو اس کے ہاتھ میں تھا دے مارا۔ ریاستوں میں مٹھائی لینے والوں کی اچھی خاصی تعداد نواب خاندان کی ہی ہوتی تھی۔ کیونکہ وہ دیر سے نواب چلے آتے تھے اس لئے خاندان وسیع ہو جاتا تھا۔ اور بعض لوگ جو در حقیقت نواب نہیں ہوتے تھے وہ بھی اس خاندان میں ہونے کی وجہ سے اپنے آپ کو گدی کے مالکوں میں سے سمجھتے تھے۔ اسی وجہ سے جب مٹھائی تقسیم ہو رہی تھی تو مٹھائی لینے والوں میں ایک خاصی تعداد نواب کے خاندان کے لوگوں کی تھی۔ وزیر اعظم نے جو کوڑا مارا تو وہ ایک شاہی خاندان کے فرد کو جا لگا جو اپنے آپ کو ریاست کے مالکوں میں سے سمجھتا تھا۔ اس نے چاقو نکال لیا اور

وزیر اعظم پر حملہ

کر دیا۔ پہرہ دار نے چاقو کو روکنے کے لئے ہاتھ مارا۔ لیکن وہ ہاتھ اس طرح پڑا کہ اس نے چھرے کے زور میں مدد دی۔ اور وہ پہلے سے بھی زیادہ اندر گھس گیا۔ اور وزیر اعظم زمین پر گر گیا۔ اس وقت کوئی زندہ دل بھی موجود تھا اس نے بلند آواز سے کہا فلاں نے اپنے خدا کو مار دیا۔

پس انسانوں پر بھروسہ کرنا ادنیٰ ترین چیز ہے یہ اور چیز ہے کہ انسان اللہ کے آدمیوں کو کوئی کام کہہ دے جیسے ہم چندہ مانگتے ہیں یہ جائز ہے لیکن یہ کہنا کہ ہمارا ان پر انحصار ہے غلط ہے۔ تم سے زیادہ مالدار اور لوگ پائے جاتے ہیں۔ اور وہ ہم سے کہا کرتے ہیں کہ تم اپنے عقائد کو ذرا نرم کر دو۔ لیکن ہمارا جواب انہیں یہی ہوتا ہے کہ تم جہاں چاہو جھک مارو ہم تمہاری خاطر خدا اور اس کے رسول کو نہیں چھوڑ سکتے۔

غرض

یہ تو ہو سکتا ہے

کہ کسی کو کسی کام کے لئے کہہ دیا جائے۔ مگر ہر وقت یہ کہنا کہ چودھری محمد ظفر اللہ خاں کو تار دو۔ یہ انتہائی پست ذہنیت ہے اور خدا تعالیٰ کو چیلنج ہے کہ ہمارا خدا کوئی اور ہے۔ تم آرام سے عرش پر بیٹھے رہو۔ پھر آگے اور چھوٹے ظفر اللہ خاں بھی ہماری جماعت میں ہیں۔ چودھری صاحب کو چھوڑ کر لوگ ان کی طرف توجہ کرتے ہیں۔ یہ ساری باتیں تعلق باللہ کے خلاف ہیں۔ ایک طرف تو تم کہتے ہو امیروں کا غریبوں کے ساتھ اچھا سلوک نہیں اور پھر امیروں کو خدا بناتے ہو۔ اگر تم انہیں

خدا بنانے رہوگے۔ تو عزیزو! کو اوپر کب لاؤ گے
اگر کسی شخص کو کوئی حیثیت مل جاتی ہے۔ تو تم اُسے
فوراً خدا بنا لیتے ہو۔ اور ساتھ ہی یہ بھی کہتے ہو۔
کہ امیر لوگ غریبوں پر تسلط نہ جمائیں۔ اگر تم خود کسی
کو خدا بنا لیتے ہو۔ تو اس کی ایڑی تو تمہارے
سروں پر ہی رہے گی۔ چوہدری ظفر اللہ خاں کو اپنا
مومن بھائی سمجھ کر تم جتنی عزت کرو۔ وہ تمہاری
نیکی ہے۔ لیکن یہ سمجھنا کہ چوہدری ظفر اللہ خان صاحب
یا بعض اور بارسوخ احمدی چھوٹے خدا ہماری مدد
کریں۔ تب ہمارا کام ہو گا۔ یہ غلط ہے۔ تمہاری مدد
تمہارے ہاتھوں کے ذریعہ ہو گی۔ تمہاری مدد تمہارے
دماغوں کے ذریعہ ہو گی۔ اور پھر ان ہاتھوں اور دماغوں
کی مدد کرنے والی ہستی محض خدا تعالیٰ کی ہو گی۔ پس
اپنے

اخلاق بلند کرو

جب تم یہ کہتے ہو۔ کہ فلاں کام میں فلاں شخص دخل دے
تو کام بنے گا۔ تو اسی طرح تم تبلیغ میں بھی یہی کہوگے۔
کہ فلاں فلاں تبلیغ کرے۔ ہم اپنے گھروں میں بیٹھے ہیں
تم اپنے اندر خود اعتمادی کا مادہ پیدا کرو۔ اور پھر
خدا تعالیٰ پر توکل رکھو۔ اس سے تمہارے اندر عزت
نفس پیدا ہو گی۔ تمہارے اندر ایثار اور قربانی کا
مادہ پیدا ہو گا۔ اور تم دنیا پر آپ ہی آپ غالب
آجاؤ گے۔ جب تک تم اپنے اندر اخلاق پیدا نہیں
کرو گے۔ تم فتح حاصل نہیں کر سکتے۔ تمہاری تعداد
اگر اس سے ہزار گنا بھی ہو جائے۔ تب بھی محض تعداد
تمہیں کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔ رسول کریم صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں ۷۰۰ آدمیوں نے
جو تہلکہ مچا دیا۔ وہ تہلکہ آج ۴۰ کروڑ مسلمان نہیں
مچا سکتے۔ اس لئے کہ ان میں وہ ایمان نہیں۔ جو
صحابہؓ میں پایا جاتا تھا۔ ان میں وہ اخلاق نہیں
جو صحابہؓ میں پائے جاتے تھے۔ ۴۰ کروڑ تو بہت
بڑی چیز ہے۔ مجھے تم اس کا دسواں حصہ دے دو
پھر دیکھو کہ اُس کے آگے بڑی سے بڑی طاقت
بھی نہیں ٹھہر سکے گی۔ ساڑھے ۴ کروڑ کی جگہ تم ۲ کروڑ سچے
احمدی مجھے مل جائیں۔ بلکہ ایک کروڑ ہی۔ تو دنیا کا نقشہ
پلٹ جائے۔ اسلام دنیا پر غالب آجائے
یہ ہو گا اور ضرور ہو گا۔ مگر کچھ وقت لیکر
خدا تعالیٰ نے

زندگی اور موت کا راز

اس میں رکھا ہے۔ جو زندگی سے محبت رکھتا
ہے۔ وہ مرتا ہے۔ اور وہ جو زندگی سے محبت
نہیں رکھتا۔ وہ زندہ رہتا ہے۔

درخواست دعا: مولوی محمد حسین صاحب
تحسین کارکن دفتر بیت المال ربوہ ایک لمبے عرصہ
سے بیمار ہیں۔ اور آج کل انہیں زیادہ تکلیف ہے۔
احباب خصوصیت سے دعا فرمائیں۔

ملک عطاء المنان مرحوم!

مکرم قریشی محمود احمد صاحب وکیل لائل پور

ملک عطاء المنان مرحوم ملک خدا بخش صاحب مرحوم
(لاہور) کے صاحبزادے تھے۔ جو ۲۴ سال کی عمر میں اچانک
بیمار ہو کر ۱۳ جون کو وفات پا گئے۔ انا للہ و انا
الیہ راجعون

مرحوم سے مجھے گہرا تعلق رہا ہے۔ بچپن میں ہی
ان کے بشرے پر ذہانت، متانت، اور تدبر کے
آثار ظاہر تھے۔ جو اُن کی عمر کے لحاظ سے قبل از وقت
تھے۔ اُن کے والد مرحوم کی تربیت اور بڑے بھائیوں
کے دینی شغف اور ذاتی رجحان کے باعث مرحوم
بھائی بچپن میں مجلس اطفال اور جوانی میں مجلس خدام
الاحمدیہ کا سرگرم اور باشعور کارکن رہا ہے۔

اُن کی طبیعت سلجھی ہوئی تھی۔ کام میں نفاست انکا
خاصہ تھا۔ باقاعدہ ایک پروگرام کے ماتحت کام
شروع کرتے۔ اور اُس کی تکمیل کرتے۔ مستقل مزاج
اور محنتی تھے۔ لڑکپن کی ایسی عمر میں جب لڑکوں کو کھیل
کود میں وقت ضائع کرنے کا شوق ہوتا ہے۔ منان مرحوم
دینی کاموں میں محو رہتے۔ اور جو مفید بات کسی
سے سیکھ سکتے۔ سیکھتے رہتے۔ ان کے بڑے بھائی ملک
احسان اللہ صاحب کو دینی خدمت کا جنون تھا۔ انہوں
نے مجھے ایک دفعہ کہا۔ کہ منان کو قرآن کریم میں تدبر کرنے
کا شوق پیدا ہو جائے تو کتنا اچھا ہو۔ میں نے کہا۔ کہ
منان پختہ عقل اور خیالات رکھتا ہے۔ اس کو دیوان
غالب پر غور کرنے کی عادت ڈالیں۔ شاعری سے طبیعت
کو قدرتی دلچسپی ہوتی ہے۔ شوق سے اس کا مطالعہ کریگا
تو اس پر غور و تدبر کرنے سے ذہن میں جلا پیدا ہو گا۔
جو بلا قرآن کریم کے سمجھنے میں ممد ہوگا۔ اور ساتھ ساتھ
قرآن کریم کی چند آیات حل کر کے سمجھائیں۔ کہ دیکھیں
قرآنی آیات میں کس قدر فصاحت اور حکمت ہے۔
یہ موازنہ بیدار مغز انسان کے لئے حد درجہ مفید ثابت
ہوتا ہے۔

چنانچہ منان مرحوم کو اس پروگرام پر عمل کرنے کے
لئے لگا دیا گیا۔ لڑکپن کا زمانہ اور دو میل چل کر قرآن
کریم میں تدبر کرنے کی عادت پیدا کرنے کے لئے جانا
مرحوم کی یہ صفت قابل رشک تھی۔

جو بات بھی ان کو بتائی جاتی....
یہ میں محسوس کرتا۔ کہ منان مزید گہرائی میں جانے کا
آرزومند ہے۔ ان کی عمر کو مد نظر رکھ کر اگر کوئی
بات کہی جاتی۔ تو خود احساس ہوتا۔ کہ اُن کے ساتھ
پختہ تر بات کرنا مناسب تھا۔

لڑکپن اور جوانی کی عمر میں جماعت کی ذمہ داری
کے کام کرتے رہے۔ اور جہاں تک میرا اندازہ ہے۔ اکثر
معیاری کام کیا۔ دین کے کام میں کبھی انہوں نے عذر
پیش نہیں کیا۔ خدمت دین کو حقیقی معنوں میں فضل الٰہی
سمجھتے۔ جب کبھی جماعت کا کوئی کام ان کے سپرد کیا جاتا
محسوس ہوتا۔ کہ وہ ممنونیت کے جذبہ سے پُر ہیں۔ کہ ان کو
یہ سعادت دی گئی۔

منان کی طبیعت میں اس قدر حیا تھی۔ کہ اُن سے
خود حیا شرما جاتی۔ مرحوم کا ادب کا انداز وقار اور قابل
احترام انکساری سے مزین ہوتا۔

وہ والدین جن کو خدا ہمارے مرحوم بھائی منان جیسی
اولاد عطا کرے۔ خوش قسمت ہیں۔ کہ ان کی اجعلنا
للمتقین اماما کی دعا قبولیت کا مقام پا گئی۔

مرحوم کی فطرتی نیکی اور دین کی خدمت کا جذبہ میرے دل میں
ان کا احترام پیدا کر چکا ہے۔ ان کی وفات کی خبر میں نے بار بار
پڑھی جن میں ایک بار نہیں کئی بار اخبار الفضل اٹھا اٹھا کر پڑھا اور
رکھ دیتا جس دوست کو مرحوم کے ساتھ کام کرنے کا موقع ملا ہے وہ یقیناً
انکی وفات سے ایک ذاتی کمی محسوس کریگا۔ خدا تعالیٰ ان پر اپنی
رحمتوں کی بارش فرمائے۔ اور بلند سے بلند درجات دے
مرحوم کی وفات سے مرحوم کی والدہ بہن اور بھائیوں کو
جو صدمہ پہنچا ہے۔ خدا تعالیٰ اُس کے ازالہ کے لئے اُن کے
دلوں پر تسکین نازل فرمائے۔ اور صبر کی توفیق دے۔ آمین

میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا (الہام حضرت مسیح موعود)

سکاٹ لینڈ میں تبلیغ اسلام

لٹریچر کی اشاعت۔ اسلامی لٹریچر کی نمائش

رسالہ مسلم ہیرلڈ کی اشاعت

رپورٹ ماہ مئی ۱۹۵۱ء

(از مکرم بشیر احمد صاحب آرچرڈ انچارج سکاٹ لینڈ مشن)

ذیل میں سکاٹ لینڈ مشن کی ماہ مئی کی رپورٹ
شائع کی جا رہی ہے۔ اس مشن کے انچارج ہمارے نو مسلم
بھائی بشیر احمد صاحب آرچرڈ ہیں۔ جو خدا کے فضل سے
بہت اخلاص سے وہاں کام کر رہے ہیں۔ آپ نے اپنی سرگرمیوں
کی جو رپورٹ بھیجی ہے۔ اس کا ترجمہ درج ذیل ہے:۔

"اسلام اور احمدیت کی تعلیم کو اجاگر کرنے اور لوگوں کو اس سے
واقف کرنے کے لئے میں نے چھوٹی چھوٹی کتابیں شائع
کرنی شروع کی ہیں۔ اس سلسلہ میں دوسرا کتابچہ
"Christians Awake"
(عیسائیوں کی بیداری) کے عنوان سے اس ماہ شائع کیا ہے
یہ کتابچہ میں نے خود لکھا تھا۔ اس میں عیسائیوں کو
تحریک کی گئی ہے۔ کہ وہ اپنے آپ کو ٹٹولیں اور
مسیح موعودؑ کی آواز پر کان دھریں۔ اس کی قیمت
[illegible] رکھی گئی ہے۔ کتاب کے پہلے نصف حصہ میں یہ
بتایا [illegible] کہ حضرت عیسیٰؑ کی آمد ثانی کے بارہ میں عہد نامہ جدید کی
شہادت بالکل مبہم اور ناقابل اعتبار ہے اور آخری نصف حصہ میں
یہ بیان کیا گیا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ پر کیوں ایمان لانا چاہیئے۔ اس سلسلہ [illegible]

کچھ عرصہ ہوا میرا ایک خط ایک مقامی اخبار میں
شائع ہوا تھا۔ لنڈن میں ایک لیڈی نے جس نے میرا خط پڑھا
تھا۔ مجھے لکھا کہ میں اس کو اسلام کے متعلق مزید معلومات
بہم پہنچاؤں۔ میری بیوی نے اس کو چند کتابیں بھیجیں
اس نے مجھے لنکاسٹر (Lancaster) شہر سے
خط لکھا تھا۔ اتفاق سے میری سالی بھی لنکاسٹر یونیورسٹی
میں پڑھتی ہے۔ میں نے اسے لکھا۔ کہ وہ اس لیڈی کی
تلاش کرے۔ اور اس سے ملنے کی کوشش کرے۔
میری سالی نے تحقیقات پر پتہ چلایا۔ کہ وہ لیڈی بھی
اس یونیورسٹی کی ایک طالبہ ہے۔ اور اس کی واقفیت

میں نے اسلامی لٹریچر اور اسلام کے متعلق عام
معلومات کی ایک نمائش شہر گلاسگو کے مرکز میں ایک چھوٹے سے
ہال میں منعقد کی۔ اسلام کے متعلق جس قدر لٹریچر مجھے
مل سکتا تھا۔ وہ سب میں نے مہیا کیا۔ اس کے علاوہ اسلام
کے متعلق مزید معلومات کے لئے پوسٹر بھی چسپاں
کئے۔ نمائش کا اعلان مقامی اخبارات میں کرایا گیا۔ یہ
نمائش تین روز تک دس بجے صبح سے لیکر شام کے
پانچ بجے تک ہوتی رہی۔ کثیر تعداد میں لوگ اسے
دیکھنے آئے۔ کچھ کتابیں بکی بھی گئیں۔ چند آدمی اپنے
نام اور پتے بھی چھوڑ گئے۔ کہ جب کبھی مزید میٹنگیں
اور لیکچر وغیرہ ہوں۔ تو ان کو اطلاع دے دی جایا
کرے۔

میں بعض عیسائی میٹنگوں میں شامل ہوا۔ وہاں میں نے
ایک مشنری طالب علم سے دوستی پیدا کی۔ بعد ازاں میں اس
کے گھر پر بھی گیا۔ اور وہاں اس کو اور اس کی بیوی کو تبلیغ
کی۔ چند روز بعد اس سے پھر ملنے کا ارادہ ہے۔ ان کو
لٹریچر بھی مہیا کیا گیا۔ ایک دوسرے موقعہ پر میں نے ایک
الٰہیات کے طالب علم کو بات چیت کیلئے اپنے گھر پر بلایا۔
اس مشن سے رسالہ مسلم ہیرلڈ ماہانہ شائع ہو رہا ہے
یہ رسالہ تمام دلچسپی رکھنے والے حضرات کو مفت تقسیم
کیا جاتا ہے۔ اس کے اخراجات کو پورا کرنے اور
اس کو باقاعدگی سے شائع کرنے کیلئے [illegible]
چندہ مقرر کرنے کا ارادہ ہے۔ اس بات کو بہت
پسند کیا جائے گا۔ فی الحال یہ رسالہ سائیکلوسٹائل
کیا جاتا ہے۔ ایک روز میں بندرگاہ پر گیا۔
اور دو جہازوں کے مسلمان ملاحوں سے ملاقات
کی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی حج کے موقعہ پر دعا

(از مکرم مولوی قمرالدین صاحب مولوی فاضل)

شریعت اسلامیہ کی اصطلاح میں حج - بیت اللہ کے قصد کو کہتے ہیں - جب کہ حج کرنیوالا شریعت کی رب مقرر کردہ شرائط کو پورا کرے - تب وہ حاجی کہلائے گا - اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ حج مبرور کی جزا اور بدلہ جنت ہے۔

حج کے امور میں سے ایک یہ امر بھی ہے - کہ جب حاجی شہر مکہ میں داخل ہونے لگے تو اس پر غسل مستحب ہے - اور جب بیت اللہ کو پہلی نگاہ سے دیکھے - تو یہ دعا کی قبولیت کا موقعہ ہے - جو چاہے دعا کرے۔

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز جب حج پر تشریف لے گئے - تو آپ سے بھی دعا کی حضور سے دریافت کیا گیا - کہ آپ نے اس موقع پر کیا دعا فرمائی تھی - تو آپ نے جواباً فرمایا "بہت مضمون سوچے مگر آخر جنازہ اسلام سامنے آیا - تو اس سے سب خیال جاتے رہے بجز اسکے کہ اے اللہ اسلام کو زندہ کر اور اسے ترقی دے۔" (تحفۂ احمدیہ صـ۲۲)

اللہ اللہ کیسا پاکیزہ خیال ہے اور حضور کے دل میں اسلام کا کتنا درد ہے - ہر شخص ایسے مواقع پر اپنے کسی ذاتی مفاد کے لئے دعا کرتا ہے - لیکن حضور ایدہ اللہ کو ایسے موقع پر بھی اسلام کے احیاء کا خیال ہے - اس سے اسبات کا بھی رد ہوتا ہے - جو احراری لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طرف خرافات منسوب کرتے ہیں، اور کہتے ہیں کہ سلسلہ احمدیہ کی بنیاد اسلام کے استیصال کے لئے ہے - اعاذنا اللہ منہا - حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ذیل کا فارسی شعر ایسے مواقع پر خوب چسپاں ہوتا ہے ؎

جانم گداخت از غم ایمانت اے عزیز

ویں طرفہ تر کہ من بگمان تو کافرم

جولائی ۱۹۵۱ء میں آپ کی قیمت اخبار ختم ہے

۱۵-۱۶ جون ۵۱ء کے پرچوں میں فہرست چھپ چکی ہے - ہر نام کے سامنے قیمت اخبار ختم ہونے کی تاریخ بھی درج کر دی گئی ہے۔

جن احباب کی طرف سے قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر وصول نہ ہوئی ہوگی - اُن کی خدمت میں قیمت ختم ہونے کی تاریخ سے دس دن قبل وی پی روانہ کر دیا جائے گا - اگر پھر بھی رقم وصول نہ ہوئی - تو تا وصولی قیمت اخبار روک لیا جائے گا - اطلاعاً عرض ہے آپ کا فائدہ اسی میں ہے کہ قیمت اخبار سالانہ ۲۴/- ششماہی ۱۳/- سہ ماہی ۷/- روپیہ بذریعہ منی آرڈر بھجوا دیں - وی پی کا خرچ بچ جائیگا - ڈاکخانہ میں وی پی پھنس گیا - تو پھر چار آنہ کا ٹکٹ لگا کر مطالبہ کرنا پڑتا ہے - اس پر بھی علم نہیں کہ رقم کتنے ماہ میں یا کتنے سالوں میں وصول ہو - اور جب تک رقم دفتر دفتر ہذا میں نہ پہنچ جائے - وصول شدہ نہیں سمجھی جا سکتی - لہٰذا منی آرڈر سے رقم بھجوانا محفوظ ترین ذریعہ ہے۔ (مینیجر)

پنجاب یونیورسٹی کے "مولوی" کے امتحان کا نتیجہ!

جامعہ احمدیہ کا طالب علم یونیورسٹی میں اوّل رہا

امسال پنجاب یونیورسٹی کے امتحان "مولوی" کا نتیجہ شائع ہو چکا ہے - اس امتحان میں مدرسہ احمدیہ کی جماعت سوم کے تین طالب علم شامل ہوئے تھے - اللہ تعالیٰ کے فضل سے تینوں کامیاب ہو گئے ہیں۔

۱۔ محمد طفیل صاحب منیر ۴۰۷ (۲) محمد اسحٰق صاحب خلیل ۳۶۸ (۳) غلام احمد صاحب کشمیری ۳۶۱

اوّل الذکر طالب علم محمد طفیل منیر یونیورسٹی بھر میں اوّل آیا ہے - اور محمد اسحٰق خلیل یونیورسٹی میں سوم رہا ہے - الحمد للہ ثم الحمد للہ - اللہ تعالیٰ سے دعا ہے - کہ ان طلبہ کے لئے مزید علمی ترقی کا سامان مہیا فرمائے - تا وہ زیادہ سے زیادہ خدمت دین کر سکیں۔ (ابو العطاء جالندھری پرنسپل جامعہ احمدیہ)

جنوب مشرقی ایشیا پر اشتراکی حملہ کا خدشہ

لنڈن ۲۶ جون ۔ اسٹار کا نامہ نگار ٹوکیو سے اطلاع دیتا ہے کہ التوائے جنگ کی امید میں ۳۸ ویں خط متوازی کے شمال میں کا غذ پر ایک عارضی غیر فوجی منطقہ قائم کیا گیا ہے ۔ مغرب کے عام ردعمل کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر مسٹر جیکب ملک کی پیشکش واقعی درست ثابت ہو تو تعاون پوری طرح کیا جائے ۔ لیکن اس کے ساتھ ہی شدید احتیاط بھی ملحوظ ہے ۔

کہا جاتا ہے کہ ٹوکیو میں اقوام متحدہ کے متعدد افسران یہ امید کرنے لگے ہیں کہ یہ تجاویز دراصل اس کا اعتراف ہے کہ اشتراکی ایک غیر معین عرصہ تک کوریا میں اپنے نقصانات برداشت نہیں کر سکتے ۔

شرق بعید کے بعض ماہرین کا یہ بھی خیال ہے کہ چین جاپان کے ساتھ دوستانہ تعلقات قائم کرنے کے امکان پر بھی غور کر رہا ہے ۔ لیکن شرق بعید کی کشیدگی نرم ہونے کی امید اس لئے کم ہو جاتی ہے کہ آجکل سنگاپور میں کمیونسٹوں کے جو نشتر بیچے سنے جا رہے ہیں ان میں سارے ایشیا کو غلام بنانے کی پالیسی کی سخت مذمت کی جاتی ہے ۔ اور برما ملایا اور ہند چینی کے اشتراکی مقبوضہ علاقوں کے متعلق مبالغہ آمیز دعوے کئے جاتے ہیں ۔ سنگاپور کے مبصرین کو اندیشہ ہے کہ پراپیگنڈا کی یہ نئی لہر جنوب مشرقی ایشیا میں مزید اشتراکی جارحانہ کارروائیوں کا پیش خیمہ نہ ثابت ہو ۔ (اسٹار)

جاپان کی بڑھتی ہوئی تجارت پر برطانیہ میں تشویش

لنڈن ۲۶ جون ۔ ایک برطانوی صنعتی مشن کے مشرقی منڈیوں کو روانہ کئے جانے کا امکان ہے ۔ کیونکہ برآمدات سے متعلق برطانیہ کے سرکاری محکمے بڑھتے ہوئے جاپانی مقابلہ پر تشویش محسوس کرنے لگے ہیں ۔

یہ امر تسلیم کیا جا رہا ہے ۔ کہ حال ہی میں پاکستان اور ہندوستان جیسے ملکوں کے بجلی کی مشینوں اور جہازوں کے آرڈر برطانیہ کے بجائے جاپان نے پورے کئے ہیں ۔ اس کی زیادہ تر وجہ یہ ہوئی ہے ۔ کہ چونکہ جاپان نے اب نئے سر سے کاروبار شروع کیا ہے ۔ اس لئے اس نے زیادہ جلد سامان مہیا کرنے کا وعدہ کر لیا ۔ کیونکہ وہ پہلے آرڈروں کی پابندی سے آزاد ہے ۔ نیز ایک وجہ قیمت کی کمی بھی ہے ۔ لیکن اب جاپانی قیمتیں بھی بڑھنے لگی ہیں ۔ اور بڑے صنعتی سامان کی قیمتوں میں برطانیہ اور جاپان کے درمیان زیادہ فرق باقی نہیں رہا ہے ۔ برطانوی صنعتوں کی فیڈریشن نے تسلیم کیا ہے ۔ کہ غالباً حکومت کی بجائے صنعتوں کا ترتیب دیا ہوا ایک صنعتی مشن مشرق کو روانہ کیا جائے گا ۔ لیکن اب تک اس سلسلہ میں کوئی عملی اقدام پیش نہیں کیا گیا ہے ۔ (اسٹار)

کشمیر کے متعلق عرب نمائندوں سے اینگلو امریکی مذاکرات

لنڈن ۲۶ جون ۔ لیک سکس سے اطلاع آئی ہے کہ برطانوی اور امریکی وفدوں نے وہاں کے عرب مندوبین سے کہا ہے کہ ۱۲ اقوام پر مشتمل ایشیائی عرب گروپ کے احاطہ کے اندر رہتے ہوئے مسئلہ کشمیر کو حل کرنے کا وہ کوئی طریقہ وضع کریں ۔ (اسٹار)

کالاچٹا کی پہاڑیوں میں خوفناک آگ

کیمبل پور ۲۶ جون ۔ چار دن ہوئے کالاچٹا کی پہاڑیوں میں جو آگ لگی تھی وہ ابھی تک جاری ہے ۔ اور اس میں کوئی فرق نہیں پڑا ۔ معلوم ہوا ہے کہ زوردار ہوا چلنے کی وجہ سے آگ اور زیادہ زور پکڑ گئی ۔ ان پہاڑیوں پر تقریباً نصف سے زیادہ جنگلات جل کر راکھ ہو گئے ہیں اور یہ جنگلات مغربی پاکستان کے لئے ایندھن کا بہت بڑا ذریعہ تھے ۔ لاہور سے آگ بجھانے کے لئے جو انجن منگائے گئے تھے ان سے بھی صورت حالات پر قابو نہیں پایا جا سکا ۔ پہاڑی کی چوٹی پر آگ کیمبل پور سے دکھائی دیتی ہے ۔ اور دور سے شفق روشن نظر آتا ہے

انتہا پسند مصدق کی حمایت ترک کر دیں گے؟

لنڈن ۲۶ جون ۔ طہران سے اطلاع ملی ہے ۔ کہ انتہا پسند نیشنلسٹ ڈاکٹر مصدق کی حمایت ترک کر دینے کی دھمکی دے رہے ہیں ۔ وہ یہ الزام عائد کرتے ہیں ۔ کہ حکومت "خوش کرنے" کی پالیسی پر عمل کرنے کا ارادہ کر رہی ہے ۔ کہا جاتا ہے ۔ کہ برطانوی "تخریبی" منصوبوں کی افواہ بھی انتہا پسند پھیلا رہے ہیں ۔ ایرانی حلقوں نے اس کا اعتراف کیا ہے کہ احتیاطی تدابیر جس میں دارالحکومت اور خوزستان کے درمیان پر فوجی قبضہ شامل ہے برطانیہ کے خلاف ہیں ۔ بلکہ ایرانی شورش پسندوں کے خلاف اختیار کی گئی ہیں ۔ جو ایران کے علاوہ دوسروں کے مفاد کے لئے موجودہ غیر یقینی صورت حال سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کر رہے ہیں (اسٹار)

اسلام میں دلچسپی کے موضوع پر تقریر

قاہرہ ۲۶ جون ۔ قاہرہ میں متعین ہندوستانی سفیر ڈاکٹر آصف اے ۔ اے فیضی نے ہندوستانی سفارت خانہ میں اخبار نویسوں کو بتایا ۔ کہ اس وقت مشرق وسطیٰ کے ۴ حالات سے مغربی دنیا کے تعلق کا ایک نتیجہ یہ ہوا ہے ۔ کہ اسلام اور بالخصوص مسلمانوں کے تمدن اور ثقافت میں ایک نئی دلچسپی پیدا ہو گئی ہے ۔ (اسٹار)

پاکستان اور ہندوستان کو ایک کروڑ پچاس لاکھ ٹن تیل کم ملے گا

لنڈن ۲۶ جون ۔ کل لنڈن میں گفتگو کرتے ہوئے ۔ مسٹر جیکسن نے جنہوں نے حال ہی میں اینگلو ایرانی تیل کمپنی کی طرف سے ایران سے گفت و شنید کی تھی ۔ کہا کہ کارخانہ بند ہو جانے کی صورت میں کمپنی نے پاکستان اور ہندوستان جیسے ملکوں کی ضروریات پوری کرنے کا کچھ انتظام کر لیا ہے ۔

مسٹر جیکسن نے مزید کہا : ہم فوراً تو .... تیل کی ساری مقدار مہیا نہیں کر سکتے ۔ اگرچہ غیر صاف شدہ تیل کی کمی جلد تر پوری کی جا سکتی ہے ۔ پاکستان اور ہندوستان کو .... ۲۰,۵۰ ٹن صاف شدہ تیل کی ضرورت ہوتی ہے ۔ اس مقدار میں .... ۵۰۰ ٹن کی کمی ہو گی ۔ جسے مغربی دنیا سے پورا کرنا ہو گا ۔ اس خلا کو پُر کرنے میں دو سال صرف ہو جائیں گے ۔ لیکن ہر روز یہ کمی پوری ہوتی رہے گی ۔

مسٹر جیکسن نے کہا کہ ایرانیوں کے لئے سب سے بڑا مسئلہ اپنے تیل کے ۹۷ فی صدی حصہ کی فروخت کا ہو گا ۔ ایرانی کرایہ پر تیل بردار جہاز لینے کی صلاحیت نہیں رکھتے ۔ اس کا عملی طور پر مطلب یہ ہو گا ۔ کہ ایران کو چند سال کے لئے برآمد بند کرنی پڑے گی ۔

مسٹر جیکسن نے یہ رائے ظاہر کی کہ ایرانیوں کو موجودہ رفتار سے اپنا ۹۷ فی تیل فروخت کرنے میں ۳۰ سال صرف ہو جائیں گے ۔ کمپنی کو فروخت کا موجودہ طریقہ درست کرنے میں ۴۰ سال صرف ہو گئے ہیں اگر ایرانیوں نے روسی مدد لی تب بھی تیل کی برآمد کا سوال باقی رہے گا ۔ کیونکہ ایران سے روس تک پائپ لائن بنانے میں ۱۰ سال صرف ہوں گے ۔

مسٹر جیکسن نے بتایا کہ کمپنی نے ایران کو جو آخری پیشکش کی تھی ۔ وہ ایران کے سارے بجٹ کے ۳۰ فی صدی کے برابر تھی

اب تک کمپنی کام چلا رہی ہے ۔ مگر وہ کب تک ایسا کر سکے گی ۔ اس کا انحصار ایرانی حکومت کے دباؤ پر ہے ۔ ممکن ہے کہ بہت ہی مختصر عرصہ تک اب وہ کام کر سکے ۔ یہ بہت ہی نازک ہفتہ ہے

مسٹر جیکسن نے بتایا کہ کمپنی قومی ملک بنائے جانے کے خلاف نہیں تھی ۔ بلکہ صرف موجودہ قانون کی مخالف ہے ۔ جو اس طرح مرتب کیا گیا ہے جس سے معقول منافع پر کام کرنا کمپنی کے لئے ناممکن ہو گیا ہے (اسٹار)

عربوں کی سب سے بڑی دشمن اشتراکیت

بغداد ۲۶ جون ۔ ایک سرکردہ عراقی روزنامہ "الزمان" نے اردن کی ایک پارٹی کے لیڈر اسمٰعیل البلبیسی پاشا کا ایک مقالہ شائع کیا ہے جس میں انہوں نے عرب ریاستوں کو مغربی بلاک میں شامل ہو جانے کی تلقین کی ہے ۔

انہوں نے اس امر پر شبہ ظاہر کیا ہے کہ عرب ریاستیں سوویٹ بلاک میں شامل ہوں گی ۔ کیونکہ وہ اشتراکیت سے قطعاً متنفر ہیں نیز اس لئے کہ مغربی جمہوریت عرب روایات کے مطابق ہے ۔

انہوں نے بتایا کہ اشتراکیت مذہب پر حملہ کرتی ہے ۔ اور مغربی جمہوریتیں مذہب کا احترام کرتی ہیں ۔ انہوں نے کہا ہے کہ اشتراکیت عربوں کی سب سے بڑی دشمن ہے اسلئے کہ وہ عرب دنیا کی بنیادوں کو کھوکھلی کرنے کی کوشش کر رہی ہے اشتراکیت کے ساتھ ساتھ لاقانونیت اور پھر نہایت شدید قسم کی آمریت ملک میں قائم ہو جاتی ہے ۔ (اسٹار)

بنکوں کے قرض کی شرح سود میں اضافہ

لنڈن ۲۶ جون ۔ معلوم ہوا ہے کہ برطانیہ کے پانچ بڑے بڑے بنکوں نے اپنی شاخوں کے مینیجروں کو ہدایت کر دی ہے ۔ کہ تمام قرض دی جانے والی رقم کی شرح سود بڑھا دی جائے

مجوزہ اضافہ تقریباً ایک فی صدی ہو گا ۔ ان مینیجروں کو ہدایت کر دی گئی ہے کہ آگے چلکر روزمرہ کے کاروبار کے لئے چار سے ساڑھے چار فی صدی تک کی شرح متعین کر دی جائے گی ۔ لیکن فی الحال پانچ فی صدی کو زیادہ سے زیادہ شرح تصور کیا جائے ۔

اس اضافہ کی وجہ بنک کے افسران نے یہ بتائی ہے کہ چیک کی طباعت عملہ کی اجرت اور ایسے ۴ ہی دوسرے اخراجات میں پہلے کے مقابلہ میں بہت زیادہ اضافہ ہو گیا ہے ۔ اسٹار

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں چھپوا کر ۴ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا ۔ رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۷۵۵